اخبار نور افشان لودیا

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۳۱ | مطبوعہ ۳۱ جولائی سنہ ۱۸۹۰ع بروز پنجشنبہ | جلد ۱۸

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ معہ محصولڈاک عـــہ

ایضاً دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام

" ایک شخص کے نام ۲ کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی ۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی +

ایڈیٹوریل

ساری جماعت اُٹھ کے اُسے پلاطوس پاس لے گئی اور اُس پر نالش کرنی شروع کی کہ اُسے ہم نے قوم کو بہکاتے اور قیصر کو محصول دینے سے منع کرتے اور اپنے تئیں مسیح بادشاہ کہتے سنا ۔ لوقا ۲۳-۱ و ۲

مخالفان مسیح نے دو قسم کے الزام اُسکی نسبت ٹھہرائے تھے یعنی ایک مذہبی اور ایک ملکی جنمیں بعض باتیں سچی اور بعض جھوٹی تھیں ۔ مسیح نے قوم کو اُسکی ریاکاری اور گناہ آلودہ حالت پر متنبہ کیا اور اپنے اوپر ایمان لانے اور نجات پانیکی دعوتِ عام دی لیکن مخالفوں کی دانست میں یہہ بہکانا ٹھہرا جیسا کہ آج کل اہل دُنیا مسیحی واعظوں اور منادوں کے حق میں کہتے کہ یے لوگوں کو بہکاتے ہیں ۔ قیصر کو محصول دینے کی نسبت فریسیوں نے آدمی بھیجکر اُس سے دریافت کیا کہ "تو کیا خیال کرتا ہی قیصر کو جزیہ دینا روا ہی یا نہیں؟" اِسکے جواب میں خداوند نے دینار کے سکے اور صورت کو اُنہیں کے مُنہہ سے یہہ کہوا کر کہ یہہ سکہ اور صورت قیصر کے ہیں فرمایا کہ "جو چیزیں قیصر کی ہیں قیصر کو اور جو خدا کی ہیں خدا کو دو" دیکھو متی ۲۲- ۱۵ سے ۲۲ تک پس یہہ ایک محض الزام تھا کہ وہ قیصر کو محصول دینے سے منع کرتا ہی ۔ البتہ مسیح نے آپ کو بادشاہ کہا اور اپنی بادشاہت کا اکثر ذکر کیا لیکن اُس نے یہہ بھی فرمایا کہ "میری بادشاہت اِس دُنیا کی نہیں ہی" یہہ الزام پولیٹکل امورات کے متعلق تھے اور یہودیوں نے خیال کیا کہ رومی حاکم کے سامنے ہمارے مذہبی الزام قابل توجہ نہ ٹھہریں گے تو اِن پولیٹکل مقدمات میں حاکم ضرور اُسکو ملزم ٹھہرا کر سزا دیگا لیکن جب پلاطوس نے مسیح سے یہہ سُنا کہ "میری بادشاہت اِس دُنیا کی نہیں ہی" تو اُس نے جانا کہ اِس سے رومی حکومت کو کچھہ خطرہ نہیں ہی اور نہ یہہ امر بغاوت آمیز ہی اِسی لئے اُس نے کہا کہ "میں اِس آدمی میں (پولیٹکل طور پر) کچھہ قصور نہیں پاتا" اگر یہہ شخص تمہارا شرعی مجرم ہی تو تم خود اُسکو سزا دو ۔ یہودی لوگ مسیح کی موت چاہتے تھے پر اُنکو مار ڈالنے کا اختیار نہ تھا کیونکہ یروسلم کے برباد ہونے سے بہت برس پیشتر یہہ اختیار اُنسے لے لیا گیا تھا تو بھی پلاطوس کو طوعاً و کرہاً اپنے نفس پر جبر کر کے یسوع کو مصلوب ہونے کے لئے حوالہ کرنا پڑا +

الٰہی انتظام کیسا عجیب ہی ۔

مصنف برکات الاسلام دیباچہ میں لکھتے ہیں کہ "بیشک شاہان اسلام نے اُنکے پردہ میں پولیٹکل فتوحات

حاصل کئے ہیں اور اُنکے بجبر اسلام قبول کرنے سے مخالفین نے یہہ صدا بلند کر رکھی تھی کہ اسلام کی اشاعت تلوار سے ہوئی ہو مگر اس ترقی یافتہ زمانہ میں لوگ سمجھتے ہیں کہ بادشاہوں کے افعال و اقوال سے اسلام پر کچھہ اثر نہیں ہو سکتا" افسوس ہو کہ حقیقت پر پردہ ڈالنے کی کوشش میں آپ نے شاہان اسلام کو تو آگے دھرا اور بانئی اسلام کو جنہوں نے تعلیم دی۔ اقتلو المشرکین وحیث وجد تموہم۔ اور اپنے حق میں خدا کی طرف سے یہہ حکم صادر ہونے کا دعویٰ کیا۔ یا ایہا النبی جاہد الکفار والمنافقین واغلظ علیہم اور پھر ثقفا ملوہم و اُقتیلون یعنی تم اُنہیں قتل کرو یا وے مسلمان ہو جائیں آپنے نہ معلوم کیوں پس انداز کر دیا۔ شاہانِ اسلام کے اقوال و افعال سے اسلام پر اثر نہیں ہوتا تو کیا معلم و ہادی اسلام کے افعال و اقوال سے بھی اسلام بے اثر رہا ہو اجی جناب آپ لاکھہ اسلام کی تقیح کریں مگر ایسی صریح تعلیموں اور حضرت کی زندگی کے اعمال ناموں کو کون بدل سکتا ہو اور اس ترقی یافتہ اور علمی زمانہ میں آپ کی ایسی ٹیپ دین اسلام کے نقصوں کو ہرگز نہیں چھپا سکتی۔

کوشش بیفایدہ ست وسمہ بر ابروے کور۔

نمبر ہذا کے بہرۂ مراسلات میں ہم اکبر مسیح صاحب مختار کے اُس مراسلہ کو شایع کرتے ہیں جسکی نسبت ہم نے ۱۰ جولائی کے پرچہ میں بصیغہ واقعات اور رائیں مختصر ذکر کیا تھا کہ جن معنی میں یہودی خدا کے بیٹے حسب محاورہ کہے جاتے تھے یا مسیح اس نام سے کہلاویں وہ آؤر بات اور معنی میں ہو اور مسیح کے اِس قسم کے اقوال اُسکی الوہیت پر وال تھے اور ایسا ہی غالباً یہودیوں نے سمجھا اور اُسکو اپنی شریعت کے مطابق واجب القتل ٹھہرایا۔ چونکہ ہر ایک شخص آزادانہ اپنی رائے ظاہر کرنیکا مختار ہو ہم نے اپنے خیال کو اس معاملہ میں ظاہر کیا اور ضرورت ہو تو اور بھی اسکی نسبت لکھینگے اور نامہ نگار صاحب موصوف کی رائے کو بھی بلکم وکاست درج اخبار کرتے ہیں تاکہ ناظرین بھی اُس پر غور کریں اور اپنی رائے صایب اِس امر کی نسبت ظاہر کریں +

مسیحی اردو شاعری

ہمارے معزز مسیحی عبید یا د آتھم صاحب کے ریویو بر مسدس حالی میں جو ۲۷-جولائی کے پرچہ میں شایع ہوا یہہ بہت ہی درست لکھا ہو کہ "حالی صاحب نے دربارہ شعرا جو فرمایا سو بھی بہت درست ہو کہ وہ شعر او قصاید کا ناپاک دفتر" + "عفونت میں سنڈاس سے جو ہو بدتر + زمیں جس سے ہو زلزلہ میں برابر + ملک جس سے شرماتے ہیں آسماں پر + گنہگار رواں چھوٹ جائینگے سارے + جہنم کو بھر دینگے شاعر ہمارے + افسوس تو یہہ ہو کہ غیر اقوام کے شعرا نے نہ صرف دنیوی عاشق و عشق و معشوق کی نسبت حد سے زیادہ مبالغہ کرنے میں آپ کو ایسا بدنام کیا بلکہ جب اُنہوں نے مذہبی خیالات پر کچھہ لکھا تب بھی ناجایز مبالغہ کلام کے باعث اپنی معتقد علیہ کتب کے احاطۂ اعتدال سے باہر ہو گئے بعضوں نے توفانی انسان کو جو اُنہیں ہادی و رہنما مقصود ہو الوہیت میں شامل کر دیا اور اپنے بھی الہامی ہونے کا دعویٰ کیا چنانچہ مرزا سلامت علی دبیر لکھنوی نے کہا "گو ولیہ بھی او عرش پہ بھی پردے پڑے ہیں" + "ہر پیچ میں مضموں لئے جبریل کھڑے ہیں" ہمہ اُنکی فصاحت میں کلام نہیں پر اُنکی بلاغت میں ہر ایک حق جو کو کلام ہوگا کون اُنکے اِس کلام کو تسلیم کریگا۔ کہا انہوں نے علی سے ہر جا تم تھے + معراج میں تا عرشِ معلیٰ تم تھے + عرش ایکطرف پردۂ اسرار سے بھی + یوں آتی تھی آواز کہ گویا تم تھے + کیا یہہ کلام قابل قبول اور از روئے قرآن ثابت ہو سکتا ہو ؟ ہرگز نہیں۔ تو بقول اُنکے یہہ سچ ہو کہ بعض لوگ دشمنی میں اور بعض دوستی میں راندے جاتے ہیں لیکن کیا مسیحی شعرا ایسے ہیں یا ہو سکتے ؟ ہرگز نہیں ہم جانتے ہیں کہ وے روح سے کلام کرتے ہیں اور اپنے نجات دہندہ کی تعریف و ستایش میں مبالغہ نہیں کرتے بر حق حق لکھتے ہیں۔ کیا **فرحت** مرحوم کے ان شعروں میں کچھہ مبالغہ پایا جاتا ہو ؟۔ جب خدا ہیں آپ اور ساری خدائی آپ کی۔ کیوں نہ پھر فرض البشر ہو جبہہ سائی آپ کی + اے مسیحا آپ ہیں شاہنشہِ ارض و سما + پھر گئی سارے زمانہ میں دہائی آپ کی +

گلدستہ سفیر میں ناظرین چند رباعیاں پائینگے جنکا مقابلہ دبیر لکھنوی آنجہانی کی مسطورہ بالا رباعی کے ساتھہ جس میں اُنہوں نے در پردہ علی کی الوہیت کا ذکر کیا کرکے دیکھینگے کہ مسیح ہی صرف ہو جسنے فرمایا "راہ اور حق اور زندگی میں ہوں" وہی ہو راہ وہی زندگی وہی حق ہو" اُسیکے حق نے ہمیں ورد ثواب کیا" نہ کہ علی یا کوئی اور +

عرب
شہر بیروت میں امریکن پرسبیٹیرین مشن کے کام کی کیفیت

پادری ایچ گلفرڈ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ جیسا ہم نے ہمیشہ دیکھا ہو بیروت میں مشن کے کام کے لئے ایک کامل پلو دھا ہو۔ ہم کو مشنریوں۔ اُنکی عمدہ مفید عبادتی

عمارتوں سکولوں کالج اور میڈیکل ورک اور انکے چھاپہ خانہ کو دیکھکر رشک آیا۔ مشنری سٹاف اگرچہ بہت بڑا نہیں تاہم بڑا ہے جس میں چودہ مرد اور بیس لیڈیاں معہ مشنریوں کی بیبیوں کے موجود ہیں۔ انکے علاوہ سیریمن کالج میں کئی ایک دیندار پروفیسر اور معلم ہیں۔ اس سٹاف کے بہت لوگ وہاں کام کرتے ہوئے بڈھے ہوگئے ہیں اور ملک سیریا میں تواریخی شخص بن گئے ہیں۔ خاص سٹیشن انکے بیروت ابیہہ سکل الغرب سیدون تریپولی اور زحلہ ہیں۔ ہر ایک مقام میں ایک گرجا اور سکول موجود ہے اور کام مستعدی کے ساتھ کیا جاتا ہے ۱۸۸۹ء میں یہاں ۱۵۳۴ ممبر تھے اور ۴۹ باقاعدہ منادی کرنیکی جگہ ہیں۔

پروٹسٹنٹ کمیونٹی کا شمار ۴۳۵۹ ہے جنہوں نے چرچ فنڈ میں ۳۵۵ چندہ دیا تعلیمی کام کی بڑی ضرورت ہے جو بخوبی جاری ہے۔ سب درجوں کے سکول اور کالج لڑکوں اور لڑکیوں کے واسطے موجود ہیں اور ۱۴۱ سکولوں میں ۶۱۹۹ طالب العلم تعلیم پاتے ہیں۔ خاص انسٹی ٹیوشن سیریئن کالج ہے جو ۲۴ مئی ۱۸۶۳ء کو نیویارک یونیٹڈ سٹیٹس امریکہ کی مجلس قانون سازاں کی طرف سے جاری ہوا۔ نیویارک میں ٹرسٹیوں کا ایک بورڈ ہے جو مالی انتظام کرتا ہے۔ منیجروں کا بورڈ بیروت میں منعقد ہوتا ہے جس میں تینیس ۲۳ امریکن اور برٹش رزیڈنٹ سیریا اور مصر کے شامل ہوتے ہیں۔ سولہ پروفیسروں کا ایک سٹاف ہے جو ابتدائی مدرسہ کالج اور میڈیکل ڈیپارٹمنٹ کا انتظام کرتے ہیں۔ طالب العلم سب وہیں کے باشندے ہیں جنکا شمار ۱۷۰ ہے اور فیس قریب بارہ پونڈ سے پچاس پونڈ سالیانہ مقرر ہے۔ طالب العلم معمولاً تین سال تک ابتدائی مدرسہ میں اور چار سال کالج ڈیپارٹمنٹ میں تعلیم حاصل کرتا ہے۔ موخر الذکر میں امریکن علمی اصطلاح مستعمل ہے اور ان چار سالوں کو فرشمین سوفومور جونیئر سینیئر نام دیئے گئے ہیں۔ کالج کے کورس میں بائبل کی تعلیم بھی شامل ہے۔ فلاسفی۔ تواریخ علم طبعی معہ علم تشریح اور علم موجودات طب کیمیا علم معدنیات حیوانات نباتات علم ترکیب زمین ریاضی ہیئت اور عربی انگریزی اور فرنچ زبانیں سکھلائی جاتی ہیں۔ اگر طالب علم مقررہ امتحان میں پاس ہوجاتا ہے تو گریجوایٹ ہوتا اور کالج اسکو بی اے کی ڈگری عطا کرتا ہے +

میڈیکل ڈیپارٹمنٹ میں پروفیسروں کا ایک لائق سٹاف ہے اور ایک ایسے ملک میں جہاں کوئی تعلیم یافتہ طبی اشخاص نہیں پائے جاتے بہت عمدہ کام انجام دے رہا ہے۔ طالب علمی کی میعاد پورے چار برس ہیں۔ اگر طالب العلم ممتحنوں کو اطمینان دیتا ہے تو اس کو ایک سارٹیفکٹ دیا جاتا ہے جسکے ذریعہ وہ قسطنطنیہ کے شاہی میڈیکل سکول کے امتحان کے لئے طب اور سرجری کی ڈگری حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوتا ہے ۱۸۸۹ء میں یہاں اڑتیس ۳۸ طالب علم تھے +

تعلیم نسوان کے لئے بھی اسیقدر توجہ مبذول ہے اور لڑکیوں کے سکولوں میں زمانہ حال کے نہایت پسندیدہ طریقے کام میں لائے جاتے ہیں +

چھاپے خانہ بطور عجیب عمدہ ہے۔ یہ بمقام مالٹا ۱۸۲۲ء میں شروع ہوا تھا اور ۱۸۳۴ء میں بیروت کو منتقل کیا گیا۔ ہم اسکے مختلف حصوں میں گذرے اور سب کو کامل پایا۔ وے اپنے ٹیپ خود ہی بنانے کمپوز کرتے تصویرات کرتے چھاپتے اور جلد بندی کرتے ہیں۔ عربی بائبل چھاپنے کے لئے امریکن بائبل سوسیٹی کی ایک چھاپنے کی دخانی میشین ہے۔ جس کا ترجمہ اس مشن کے مشنری صاحبان نے کیا تھا۔ ہم نے ان کمروں کو دیکھا جنھیں ہمارے ڈاکٹر ایلی سمتھ اور ڈاکٹر وان ڈیک روز بروز اپنے مبارک کام میں مشقت و محنت میں مشغول رہا کرتے تھے۔ مطبع کی بہت میں جو ہمارے سامنے ہے تین سو اسی مختلف تصنیفات جو سب اقسام کے مذہبی علمی تواریخی علم ادب کے مضامین کے متعلق ہیں موجود ہیں۔ ایک باتصویر ہفتہ وار اخبار اور ایک ماہوار بچوں کا رسالہ عربی میں شایع ہوتا اور بوسعت مشتہر ہوتا ہے۔ ان عربی تصنیفات سے بعض ان لوگوں کے لئے کارآمد ہونگی جو محمدیوں کے درمیان ہندوستان میں کام کرتے ہیں۔ مشن مطبع کی مالی مدد کرتا ہے اور برٹش و فارن بائبل سوسیٹی بہ مقدار کثیر مقدس نوشتوں اور صحایف کے خریدنے میں امداد فرماتی ہے۔

مترجم از ہارویسٹ فیلڈ۔

آج ہمارے پاس بذریعہ ڈاک وہ خلاصہ مضامین مشن کے کاموں اور دیسی عیسائیوں کی تعلیم کی بابت جو مولوی صفدر علی صاحب پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے ماہ مارچ اور اپریل ۱۸۹۰ء میں ممالک متوسطہ برار و ممالک مغربی و شمالی و اودھ کے پندرہ مقاموں پر بطور لکچر و نیز مقالہ بربات چیت کے طور پر بیان کئے تھے پہنچے ہیں۔ مولوی صاحب ممدوح انکے ساتھ ایک خط میں لکھتے ہیں کہ اس سفر دور دراز کے بعد جو مارچ اور اپریل میں کیا بندہ کی طبیعت ایسی گر گئی کہ گویا رمقی جان بدن میں باقی رہ گئی اور اس حالت میں ان لکچروں کے مطالب کو لکھنے و شایع کرنے کی طاقت کچھ نہ رہی۔ صاحب مہتمم مخزن مسیحی نے مجھ سے وعدہ لیا تھا اور ہمارے ڈاکٹر صاحب نے بھی ایک نقل دوبار طلب کی لیکن کون لکھتا اور نقل کرتا اپنا بدن اور دل ہی قابو میں نہیں تھا تو بھی کچھ نہ کچھ اپنے نوٹوں سے مطالب مذکورہ لکھتا رہا کہ رفتہ رفتہ تیار ہوگئے اور آج انکی دو نقلیں بھی بمشکل تیار ہو کر روانہ ہوئی ہیں۔ چونکہ مضامین و نقشہ جات بہت طویل و بسیط ہیں ہم انکو بطور ضمیمہ نورافشان یا جیسا مناسب و سہل طریقہ انکی اشاعت کا ہوگا بتدریج شایع کرینگے جس سے امید ہے کہ ناظرین نورافشان فواید کثیر حاصل کرینگے اور [illegible] +

مُراسلات

نمبر سیزدہم

انجیلی پہلی بشارت

موت کی قسم دوم سے نجات۔ جب ایماندار اِس خیمہ ساخاکی گھر سے نکل کر اپنے خداوند عیسیٰ مسیح کے حضور فردوس میں جا رہتا ہی تو اُسکو جہنم سے نجات کہتے ہیں۔ یہہ زندگی کا دوسرا درجہ ہی۔ حق تو یہہ ہی کہ ایماندار کو ہمیشہ کی زندگی اسی جہان میں حاصل ہو جاتی ہی۔ جیسا لکھا ہی۔ "جو کہ بیٹے پر ایمان لاتا ہی ہمیشہ کی زندگی اُسکی ہی اور جو بیٹے پر ایمان نہیں لاتا حیات نہ دیکھیگا بلکہ خدا کا قہر اُسپر رہتا ہی" (انجیل یوحنا ۳ باب ۳۶۔ آیت) "میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں وہ جو میرا کلام سُنتا ہی اور اُسپر جسنے مجھے بھیجا ہی ایمان لاتا ہی ہمیشہ کی زندگی اُسکی ہی اور اُسپر سزا کا حکم نہیں بلکہ موت سے گذر کے وہ زندگی میں پہنچا ہی"۔ (۵ باب ۲۴) ہمیشہ کی زندگی ایماندار کو یہاں پر حاصل ہوتی۔ یعنی شروع اِس زندگی کا اسی جہان میں ہو جاتا ہی اور خاتمہ اسکا کبھی نہ ہوگا تاہم درجہ اول جسکا بیان ہم کر آئے ہیں اِس دُنیا کے ساتھ متعلق ہی اور اِس درجہ میں زندگی اور جنگ و مصیبت اور کبھی رنج و غم اور گریہ و زاری اور فتوحات شامل ہیں کہ دوسرے اور تیسرے درجہ کی خوشی و راحت بسیار قدر اول درجہ کے استعمال پر منحصر ہی۔ جیسے موت ایک ہی ہی مگر درجے تین ویسے ہی زندگی ایک ہی ہی لیکن درجے یا اقسام یا حالتیں تین ہیں۔ ان تینوں درجوں میں ایماندار کا تجربہ علیحدہ علیحدہ ہی اول درجہ کا تجربہ اور دوم کا اور سیوم درجہ کا اور ہی ہی جیسے جسمانی مزاج والا ہونا گناہ اور شریعت کی لعنت کے تحت اور خدا کے غضب اور قہر میں رہنا موت کی ایک قسم یا حالت یا درجہ ہی ویسے ہی روحانی مزاج رکھنا روح کے پھل لانا خدا کی مرضی کے تابع ہونا تو زندگی کا ایک درجہ یا قسم یا حالت ہی اور جیسے اِس قالب کو چھوڑ کر جہنم میں رہنا موت کی دوسری قسم یا درجہ یا حالت ہی ویسے ہی اِس خیمہ ساخاکی گھر سے خروج کے بعد فردوس میں رہنا اِس نئی زندگی کی دوسری قسم یا حالت یا درجہ ہی۔ یاد رکھنا چاہیے کہ دُکھہ و مصیبت اور گناہ و شرارت اور مایوسی و نااُمیدی اور خدا کے قہر و غضب اور شیاطین کی صحبت کی جگہہ اور حالت کا نام جہنم و دوزخ ہی اور سُکھہ و آرام اور راستبازی و پاکیزگی محبت و خوشی اور خداوند عیسیٰ مسیح اور پاک فرشتگان اور خلاصی یافتہ مُقدسوں کی صحبت و تقرب کی حالت اور جگہہ کو بہشت و فردوس کہا گیا ہی ایماندار فوراً جسم کو چھوڑ کر فردوس میں جسکو ابراہام کی گود بھی کہا ہی جاتا اور بے ایمان فوراً جسم کی موت کے بعد جہنم و دوزخ میں پہنچتا ہی۔ موت کی قسم سیوم سے خلاصی یعنی نجات۔ یاد رکھنا چاہیے کہ ہمارا جسم یعنی یہہ گل فطرتی قدرتی بدن تو فانی ہی ہی پس محال ہی کہ ہمیشہ جیتا اور برقرار رہے اسواسطے اگر کوئی اس بات کے درپے ہو اور کہے کہ نجات سے ضرور لازم آتا ہی کہ ہمارا یہہ جسم موت کو نہ دیکھے یعنی ضرور ہی کہ ہمیشہ جیتا اور برقرار رہے۔ یہہ ممکن نہیں کہ ایسا ہو کیونکہ اسکی ساخت ایسی ہی ہی کہ فنا کی طالب ہی کہ ضرور یہہ جسم کمزور ہوتا جاتا ہی خواہ کوئی اسکی کتنی خبرگیری کرے اور اسکو پالے اور پوسے یہہ ضرور فنا ہو جاتا اور ہو جاویگا کہ ایسا ہی بنا ہی۔ اگر کوئی سوال کرے کہ اگر گناہ دُنیا میں نہ ہوتا تو کیا پھر بھی یہہ جسم فنا کا طالب ہوتا کیونکہ موت تو گناہ کی مزدوری ہی جب گناہ نہیں تب یہہ جسم فانی کیوں ہوا اور کسواسطے موت کو چکھے؟

جواب یہہ ہی کہ گناہ کے وقوع کے بعد یہہ جسم فانی ہو گیا اور موت کا مزہ چکھتا ہی اور چکھیگا خواہ راستبازوں یا ایمانداروں کا جسم ہو خواہ شریروں اور بے ایمانوں کا جسم کہ فانی بقا کا وارث نہیں ہو سکتا البتہ فرق یہہ ہی کہ راستبازوں کا جسم فانی ایک تخم ہو جاتا ہی اُس جلالی غیر فانی قیامتی بدن کا جو خدا اپنی قدرت کاملہ سے اُنکو بخشیگا اُس روز جس میں راستبازوں کی قیامت ہوگی وہ جلالی قیامتی بدن اسی جسم میں سے نکلیگا جو اب فانی اور موت کا مزہ چکھنیوالا ہی۔ خدا کے کلام میں بڑی بھاری اُمید ہی کہ مقدس لوگ آرام اور اُمید میں اپنے فانی جسم کو چھوڑ جاتے اور تسلی اور اطمینان کے ساتھ انتظار میں رہتے ہیں کہ وقت آتا ہی کہ خدا کی قدرت سے وے ایسے ایک جسم میں ملبس ہونگے جو اِس فنا والے بدن میں سے نکلیگا اور جو غیر فانی جلالی نورانی قیامتی ہوگا۔ البتہ اُن لوگوں کو ایسا جسم ملیگا جنمیں روح القدس جو باپ اور بیٹے کی روح ہی اب اور اِس زندگی میں سکونت پذیر ہی جیسا لکھا ہی "پھر اگر اُسکی روح جسنے یسوع کو مردوں میں سے جلایا تم میں بسے تو مسیح کا جلانیوالا تمہارے مُردہ بدن کو بھی اپنی اُس روح کے وسیلہ جو تم میں بستی ہی جلاویگا" (خط رومیوں کو ۸ باب ۱۱) مسئلہ قیامت کی بابت اگر تھوڑا طول دیا جاوے تو بیجا نہ ہوگا۔ خداوند مسیح نے اپنی تعلیم و گفتگو میں اِس مسئلہ کا انکار نہیں کیا بلکہ اقرار کیا اور کسیقدر زور بھی دیا ہی پڑھو انجیل یوحنا ۵ باب اور ۱۱ باب میں اُسکی گفتگو مرتھا کے ساتھ۔ پھر پولوس رسول قرنتیوں کے خط کے ۱۵ باب میں اسکا کسیقدر مفصل بیان کرتا ہی اور پھر تسلونیقیوں کے نامہ اول کے ۴ باب کی ۱۳۔ آیت سے آخر تک اور پھر مکاشفات کے آخری بابوں سے صاف ظاہر و روشن ہو جاتا ہی کہ مقدس لوگوں کے بدن قیامت تک آرام سے سوئینگے اور قیامت کے دن یہہ فانی مردہ بدن غیر فانی قیامتی جسم سے مبدل ہونگے۔ مذکورہ بالا مقامات کے سوا اور بعض نوشتے ہیں کہ رسولوں کے الہامی خطوط میں مکشوف ہیں کہ وہ دن بھاری خطرناک اور

ہولناک ہوگا خاصکر کے بے ایمانوں کے لئے کہ زمین اور آسمان آگ سے جلائے جائینگے اور اُنکو ایک نئی شکل دیجائیگی اور عناصر گل کے گداز ہوجائینگے پر مقدس لوگ ایسی ہیبتناک حالت میں سے نکلکر غیر فانی ہونگے۔ اب اُنکی خوشی و آرام مکمل ہوگا اب اُنکی نجات کامل ہوگی کہ اُنہوں نے موت کی تینوں اقسام یا درجوں یا حالتوں سے خلاصی اور نجات حاصل کی ہے اور وے ابدالآباد خدا کے حضور خدا کے ساتھ مبارکبادی میں رہینگے ✤

قیامت میں ناراستوں شریروں کو بھی قیامتی غیر فانی جسم ملیگا جو اُنکے اس جسم میں سے برپا ہوگا فرق یہہ ہوگا کہ راستبازوں کا قیامتی غیر فانی جسم جلالی اور نورانی ہوگا۔ اُنکو آرام اور شریروں کو دُکھ ہوگا۔ راستبازوں کی روحیں اپنے جلالی نورانی قیامتی جسموں میں داخل ہوکر ہمیشہ ابدالآباد خدا کے حضور خوش و خرّم رہینگی اور اسکی محبت کے درجوں میں ترقی کرتی جائینگی اور شریروں کی روحیں اپنے غیر فانی قیامتی بدنوں میں داخل ہوکر ہمیشہ شیطان کے ساتھ دُکھ اور مصیبت اور مایوسی میں رہینگی اور شرارت میں ترقی کرتی جائینگی۔ تب راستبازوں کی نجات مکمل ہوگی اور گنہگاروں کی موت کامل ✤

بلاشبہ اگر گناہ دنیا میں نہ ہوتا تو موت بھی نہ ہوتی یعنی موت کے تینوں درجے معدوم ہوتے۔ ہم تحقیق نہیں کہہ سکتے کہ گناہ کے وقوع سے پیشتر انسان کا جسم ایسا ہی فانی اور کمزور اور گداز ہونیوالا تھا یا نہیں اگر تھا تو اُسکے واسطے تبدیلی لازم اور ضرور ٹھہرتی ہے کہ ہمیشہ جیتا اور برقرار رہے چنانچہ کلام الٰہی میں مذکور ہے کہ بعض اشخاص تھے جنہوں نے موت کا مزہ نہیں چکھا مگر اس زمین پر چند مدت رہکر اور اپنے خالق و مالک کے حکموں پر عمل کرکے اور اُسکی مرضی بجا لاکر جلالی نورانی غیر فانی جسموں میں ملبّس ہوکر اُسکے حضور ابدیّت کے لئے چلے گئے ہیں مثلاً حنوک کے حق میں لکھا ہے کہ وہ خدا کے ساتھ ساتھ چلتا تھا یعنی پورے دل سے اُسکی مرضی بجا لاتا تھا اور پھر لکھا ہے کہ وہ نہ ملا یعنی غائب ہوگیا کہ اُسکے مالک نے اُسکو اپنے پاس لے لیا وہ مرا نہیں مگر غیر فانی جسم میں مبدل ہوکر ابدیّت کے واسطے خدا کے حضور جارہا اور ایلیاہ کے حق میں لکھا ہے کہ وہ آتشی رتھ میں سوار ہوکر آسمان پر چڑھ گیا وہ بھی نہیں مرا لیکن جلالی نورانی غیر فانی بدن میں مبدل ہوکر آتشی رتھ میں سوار ہوکر ابدیّت کیواسطے اپنے خالق و مالک کے حضور جارہا اور تسلیینکیوں کے نامہ اول کے ۴ باب کی ۱۷۔ آیت اور قرنتیوں کو نامہ اول کے ۱۵ باب کی ۵۱۔ آیت میں یوں مرقوم ہے کہ جب خداوند عیسٰی مسیح آپ دھوم سے مقرب فرشتے کی آواز کے ساتھ خدا کا نرسنگا پھونکتے ہوئے آسمان پر سے اُتریگا جتنے ایماندار سو رہے ہیں پہلے پہلے جی اُٹھینگے بعد اُسکے جتنے جیتے ایماندار ہونگے مبدل ہوکر آسمان پر اُٹھ جائینگے کہ ہوا میں خداوند سے ملاقات کریں اور یہہ سب ہمیشہ خداوند کے ساتھ رہینگے اُسوقت زندہ ایماندار مرینگے نہیں پر سب بدل جائینگے ایک دم میں ایک پل میں پچھلا نرسنگا پھونکتے وقت کہ نرسنگا تو پھونکا جائیگا اور مردے اُٹھکے غیر فانی ہونگے اور جیتے ایماندار بھی بدل جائینگے۔ کیونکہ ضرور ہے کہ فانی بقا کو پہنے اور یہہ مرنیوالا ہمیشہ کی زندگی کو یہہ جسم عجب قسم کا ہوگا کہ آگ اسکو جلاتی نہیں اور ہوا میں اُڑ جاتا ہے پس ثابت ہوا کہ اگر گناہ کے وقوع سے پیشتر یہہ جسم ایسا ہی فانی و کمزور تھا جیسا اب ہے تو تبدیل لازمی اور ضروری ٹھہرا اور ایسا ہی ہوا ہے اور ایسا ہی ہوگا۔ اگر فانی و کمزور نہ تھا اور گناہ وقوع نہ پاتا تو یہہ زمین ہی فردوس رہتی تبدیلی اور موت و قیامت معدوم ہوتیں چنانچہ صاف ظاہر ہے کہ باغ عدن فردوس ہی تھا کہ خدا اور آدم میں ہمیشہ تقرب اور خوشنودی اور رضامندی تھی۔ حکم عدولی کے سبب کچھ اُلٹ پلٹ ہوگیا اور یہہ سب کچھ ہمارا ہی قصور ہے ✤ (باقی ہے)

راقم (پادری) سی اوچل از فیروزپور

ایک اعتراض

ایڈیٹر صاحب۔

براہ نوازش مضمون ذیل کو درج اخبار فرماکر ممنون فرمائے ✤

۲۶ جون کے نورافشاں کے ایڈیٹوریل میں یوں لکھا ہے کہ مسیح کے "مدعیوں کا مُقدم دعوی یہہ ہے کہ ہماری شریعت کے مطابق وہ قتل کے لایق ہے اسلئے کہ اُسنے اپنے تئیں خدا کا بیٹا ٹھہرایا اگر کوئی شخص آدمی اپنے تئیں خدا یا خدا کا بیٹا ٹھہراوے تو بیشک وہ واجب القتل ہے۔ یہہ کلمہ کفر ہے کہ کوئی آدمی اپنے منہہ سے کہے کہ میں خدا کا بیٹا ہوں" ✤

اسمیں کلام نہیں کہ مسیح نے اپنے آپکو خدا کا بیٹا ٹھہرایا مگر یہہ امر کہ یہہ کلمہ کفر ہے اور یہودی شریعت کے مطابق اس کلمہ کا کہنے والا واجب القتل ہے غلط محض ہے۔ یہودیوں نے دشمنی کی وجہہ سے صرف مسیح کے قتل کرنیکے لئے بہانہ ڈھونڈھنے کو اپنی شریعت کی تعبیر غلط کی تھی ورنہ یہودی شریعت میں انسان کو "خدا کا بیٹا" کہنا کوئی بھی جُرم نہ تھا تمام قوم بنی اسرائیل کو "خدا کا بیٹا" اور "پہلوٹا" کہا ہے خروج ۴/۲۲ حضرت سلیمان کی نسبت خدا فرماتا ہے "میں اُسکا باپ ہونگا اور وہ میرا بیٹا ہوگا" ۲ سمو ۷/۱۴ خود یہودیوں نے مسیح سے کہا تھا "ہمارا باپ ایک ہے یعنی خدا" یوحنا ۸/۴۱ پس یہاں سے صاف معلوم ہوا کہ یہودیوں کی یہہ فریاد کہ چونکہ مسیح نے اپنے آپکو خدا کا بیٹا کہا اسلئے وہ شریعت کی رو سے واجب القتل ہے محض دشمنی و تعصب کی وجہہ سے تھی۔

ایڈیٹر صاحب کا یہہ قول کہ "یہہ کلمہ کفر ہے کہ کوئی انسان اپنے منہہ سے کہے کہ میں خدا کا بیٹا ہوں" بالکل انجیل کے خلاف ہے انجیل کی رو سے ہر سچا عیسائی جو مسیح پر ایمان لاتا ہے اور خدا کی روح کی ہدایت سے چلتا ہے خدا کا بیٹا ہے (یوحنا ۱/۱۲ و روم ۸/۱۴ و ۱۹ و فلپی ۲/۱۵) اور مقدس یوحنا

فرماتے ہیں "ای پیارو اب ہم خدا کے بیٹے ہیں" ۱ یوحنا ۳:۲ - پُرانے عہد نامہ میں نہ صرف خدا کا بیٹا بلکہ برگزیدہ انسانکو خدا بھی کہا ہی - خود مسیح نے اپنے دعوی کی تائید میں زبور ۸۲:۶ کا حوالہ دیکر کہا "کیا تمہاری شریعت میں یہہ نہیں لکھا ہی کہ مینے کہا کہ تم خدا ہو (اور تم سب خدا تعالیٰ کے فرزند ہو) جبکہ اُسنے اُنہیں جنکے پاس خدا کا کلام آیا خدا کہا (اور خدا کا فرزند بھی کہا) تم اُسے جسے خدا نے مخصوص کیا اور جہان میں بھیجا کہتے ہو کہ تو کفر بکتا ہی کہ مینے کہا کہ میں خدا کا بیٹا ہوں" یوحنا ۱۰:۳۴-۳۶ واضح ہو کہ خداوند مسیح نے آپکو کبھی خدا نہیں کہا گو خدا کا بیٹا اکثر کہا یہود نے صرف تعصب وعناد سے اسپر اعتراض کیا اور کہا کہ یہہ کفر ہی حالانکہ خود اپنی نسبت اور اپنے بزرگوں کی نسبت یہی لقب استعمال کرتے تھے مسیح نے اُنکے جواب میں کہا کہ تمہاری شریعت میں بعض لوگوں کو خدا اور خدا کا بیٹا کہا گیا ہی اور تم اُسکو کفر نہیں سمجھتے پھر میں جو آپکو خدا نہیں صرف خدا کا بیٹا کہتا ہوں کیونکر مرتکب کفر کا سمجھا جا سکتا ہوں حالانکہ اگر اُس معنی میں میں آپکو خدا ہی کہوں تو بھی درست ہی کیونکہ تمہارے نبیوں سے ہر حال میں افضل ہوں (متی ۱۲:۴۱-۴۲) اگرچہ عموماً کل ایماندار خدا کے بیٹے ہیں مگر مسیح کو یہہ لقب بالتخصیص دیا گیا کیونکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ میں "خدا کی صورت اور اُسکی ماہیت کا نقش ہی" قلسیوں ۱:۱۵ و عبر ۱:۳ اگرچہ ہم سب خدا کے بیٹے ہیں مگر مسیح "ہمارا بڑا بھائی" ہی کیونکہ "وہ بہت سے بھائیوں میں پہلوٹا ٹھہرا" روم ۸:۲۹ اور "خدا نے اُسے بہت سرفراز کیا اور اُسکو ایسا نام جو سب ناموں سے بزرگ ہی بخشا" فلپی ۲:۹ ؂

اس بحث سے یہہ ظاہر ہوا کہ شخص انسان بھی آپکو خدا کا بیٹا کہہ سکتا ہی - اور خدا کا بیٹا کہنا کسیطرح کا کفر نہیں ہی - یہودی محاورہ کے موافق انسان کو مجازی طور سے خدا بھی کہا گیا ہی (زبور ۸۲:۶ و یوحنا ۱۰:۳۴) - مقدس پولوس فرماتے ہیں "بہت ہیں جو خدا کہلاتے ہیں لیکن ہمارا ایک خدا ہی جو باپ ہی" ۱ قرنتی ۸:۵-۶ پس کفر کسیکو صرف خدا کہنا نہ تھا بلکہ اُس معنی میں خدا کہنا کفر تھا جس معنی میں باپ کو خدا کہتے ہیں مگر خداوند مسیح نے تو اس لقب کو بھی اپنی نسبت کبھی نہیں استعمال کیا بلکہ ہمیشہ آپکو خدا کا بیٹا ہی کہا پس یہود کا دعوی کہ مسیح نے کفر بکا بیجا محض عناد کی وجہ سے تھا ہمکو نہیں چاہئے کہ ہم اپنے منجی کی نسبت اُس کفر کے فتوے کو تسلیم کریں بلکہ جسطرح اُن دشمنوں کی تردید مسیح خداوند نے خود فرمائی ہمکو بھی اُسیطرح اُنکی تردید کرنا چاہئے حقیقت یوں ہی کہ جسطرح یہود نے مسیح کی نسبت اور جھوٹے الزام لگائے تھے مثلاً یہہ کہ اُسنے ہیکل کو مسمار کرنیکو کہا اور قیصر کے جزیہ دینے سے منع کیا اُسیطرح یہہ بھی ایک الزام لگایا کہ اُسنے آپکو خدا کا بیٹا کہکے کفر بکا مگر جس امر کو کفر کہا ہی وہ واقعی شریعت کے موافق کفر نہیں بلکہ ایک احسن کلمہ تھا ؂

راقم اکبر مسیح مختار باندہ

جناب ایڈیٹر صاحب۔

تسلیم۔ آج کل اس مختصر ضلع منٹگمری میں جوش مذہبی اور طمع نفسانی نے زور شور مچا رکھا ہی۔ ایک طرف محفل آریہ سماج جوق جوق جمع ہوتے ہیں اور درس و وعظ کئے جاتے ہیں۔ دوسری طرف بالمقابل مجلس اہل ہنود گرم ہوتی ہی۔ اور بحوالہ منوسمرتی کی پوجا جائز بتائی جاتی ہی۔ ایک مسجد میں مولوی صاحب مقیم ہیں انجمن اسلامیہ کے درس ہوتے ہیں نئی نئی ہدایات اور احکام اجرا پاتے ہیں افسوس صد افسوس کہ مسیح کے مژدہ جان بخش نے دنیا کے اس کنارہ سے اُس کنارہ تک پہنچکر لوگوں کو فیضیاب کیا مگر اس جگہہ چراغ کے نیچے اندھیرا چلا جاتا ہی۔ آپ اس ذکر کو کسی موقعہ مناسب پر تحریر فرماویں والسلام ؂

بندہ سلواودر گبریل فائن محرر

واقعات اور رائیں

ہمارے تجربہ کار لائق ایڈیٹر راجپوتانہ گزٹ لکھتے ہیں کہ ۸۔ تاریخ جون کو میل ٹرین کے لٹ جانے کا واقعہ جو ۹ جون کے مارننگ پوسٹ میں خوب نمک مرچ لگا کے شایع کیا گیا تھا ہم نے اُسیوقت ۸ جون کا فیل لیکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ اُس روز حضور وایسرائے اور لیڈی صاحبہ کوہ شملہ پر سے ایک قدم بھی کہیں نہیں سرکے چنانچہ ہم نے اس اعتبار پر اُس خبر کی تردید چھاپ دی تھی اور ۱۷ جون کو ایک خاص عریضہ حضور وایسرائے بالقابہ کی خدمت میں بھیجکر واقعہ مذکور کی اصلی کیفیت دریافت کی۔ حضور ممدوح نے فوراً اپنے پرائیویٹ سکرٹری کرنیل جے ستی ارڈوف بہادر کی معرفت ہمارے عریضہ کا جواب عطا فرمایا جو ہم اپنے ناظرین کی خاطر ترجمہ کر کے شایع کرتے ہیں جسکا خلاصہ یہہ ہی کہ "میں حسب الحکم حضور وایسرائے تمکو اطلاع دیتا ہوں کہ ۸ جون کو بھوساول اور جلیپور کے درمیان میل ٹرین کے لٹنے اور اُسمیں حضور وایسرائے و لیڈی مینٹو صاحبہ کے معہ باڈی گارڈ موجود ہونیکی خبر بالکل لغو اور خیالی گھڑت ہی" ایڈیٹر راجپوتانہ گزٹ آخر میں لکھتے ہیں "کیوں سیکھنٹر لونڈو! اب تو تمکو یقین ہو گیا کہ وہ زٹل بالکل جھوٹ تھی۔ ہمارے نزدیک جن بیہودہ اخباروں نے اُس خبر پر لمبے چوڑے حاشئے چڑہائے تھے وہ چُلو بھر پانی میں ناک ڈبو کر مر رہیں تو مناسب ہی" ؂

اخبار ہندو جو ہندوں کیطرف سے شایع ہوتا ہی دیسی مسیحیوں کی ترقی اور علمی کامیابی کیطرف اشارہ کرتا ہی۔ چنانچہ لکھتا ہی کہ "دیسی مسیحی علم اور اخلاق اور جمیع خوبیوں میں سبقت پذیر ہوتے جاتے اور بارسٹر سوداگر اور سرکاری محکموں میں اولی العزم کاموں پر سرفراز ہوتے

جاتے ہیں۔ دیسی سیحیوں کی کامیابی کی یہہ پختہ دلیل ہو کہ غیروں کا خیال اسطرف رجوع ہوا +

کوکب ہند لکھتا ہو کہ "اے ہند کے لڑکو اور جوانو ہوشیار رہو۔ لڑکیاں بڑے بڑے امتحانوں میں کامیابی حاصل کرتیں اور اکثر لڑکوں اور جوانوں پر سبقت لے جاتی ہیں۔ انہوں نے وہ انعامات اور تمغہ جات حاصل کئے جنہیں جوان مردوں نے بمشکل تحصیل کیا۔ کیا ہی افسوس کی حالت اس ملک کی ہوگی جب ہند کے جوان لڑکے علم سے محروم اور صرف لڑکیاں تعلیم یافتہ ہونگی شکر خدا کا کہ اُسنے مستورات ہند کو یہہ موقع دیا کہ وہ اپنی قدیمی قید سے رہائی پاکے اپنی لیاقت اور خوبیوں کو عالم پر روشن کریں۔ جس کام کو ہند کے آبائی مذاہب انجام نہ دے سکے اُسے دین عیسوی نے نیک انجام دیا +

امریکہ کے ڈنوزکاٹ میں اکتیس لکھ پتی ہیں جنکی جائداد تقریباً ...... ۵۹۰ لاکھ روپیہ ہیں۔ اسی شہر میں بتیس ۳۲ اشخاص ہیں جنمیں سے ہر ایک کی ملکیت ...... ۵ روپیہ سے زیادہ کی ہو۔ ان کی ملکیت اور لکھ پتیوں کی جائداد ملا کر ...... ۱۹۷ لاکھ روپیہ ہیں +

کہتے ہیں کہ فرانس میں کوئی شخص چمچہ نگل گیا۔ اٹھارہ دن بعد اُسنے ڈاکٹر کو بلایا کہ اس کا علاج کرے ڈاکٹر نے باہر سے اُسکو دیکھا اور امتحان کیا لیکن کوئی بیماری معلوم نہ ہوئی۔ بعد اسکے اُسنے ایک بجلی کی کل اُسکے معدے کے اندر پیش کی اور فوراً اسمیں سے گھنٹی کی سی آواز نکلنے لگی۔ پھر ڈاکٹر نے نشتر لگاکے چمچہ نکالا اور مریض دو مہینے کے عرصہ میں بھلا چنگا ہوگیا +

رائے بریلی میں سائی ندی کے کنارے تین نوجوان لڑکیاں ایک آم کے باغ کی رکھوالی کرتی تھیں ایک انمیں سے دریا میں نہانے گئی اور جب ڈوبنے لگی دوسری لڑکی اُسکی مدد کو چلی لیکن پاس پہنچکر وہ بھی غوطے کھانے لگی۔ تب تیسری اُنکو بچانے دوڑی مگر اُور وں کو بچانا درکنار خود نہ سنبھل سکی آخرکار بے بیچاری تینوں لڑکیاں دریا میں ڈوب گئیں +

تھوڑا عرصہ ہوا کہ خزانہ راج جودھپور کے فوطدار نے ایک آٹھ سو روپیہ کا چک بناکر جمع خرچ کرکے سارا روپیہ ہضم کیا۔ ابھی یہہ روپیہ تمام نہ ہوا تھا کہ اس شخص نے دوسرا چک ۲۵ سو روپیہ کا جعلی بنایا اور روپیہ خزانہ سے لیکر ہضم بول گیا۔ چند روز بعد جمع خرچ کا نقشہ خزانہ سے دفتر میں آیا تو حکام کو بوقت معاینہ شبہ پیدا ہوا۔ دفتر میں حکم تلاش کیا گیا لیکن حکم ندارد تب فوطدار صاحب سے اصل حکم مانگا گیا تو لالہ صاحب نے اُن دونوں چکوں کی جعلسازیوں کا اقرار کیا اور اَب آپ جیل خانہ میں دھرے ہوئے ہیں +

امیر کابل گٹھیہ کی بیماری میں مبتلا ہیں اور غالباً اسیوجہہ سے انگریزی وضع کی آرام کرسی پر بیٹھنے کے عادی ہیں۔ کھانا کھانے کے وقت بھی وہ کرسی پر بیٹھتے ہیں۔ اس قصور پر انکے ہم مذہب مُلّاں لوگ سخت ناراض ہیں اور اُنپر کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں۔ اسیطرح حیدرآباد دکن کے بعض انگریزی تعلیم یافتہ مسلمان عہدہ داروں سے مذہبی مُلّا نے اسوجہہ سے ناراض ہیں کہ وہ کوٹ پتلون پہنتے ہیں اور اسپر طرّہ یہہ کہ داڑھی منڈواتے ہیں +

سیالکوٹ ۱۰ جولائی کو متصل مقبرہ مولوی عبدالحکیم صاحب قدموں کا میلہ لگا۔ عورتوں کی تعداد مردوں سے بہت زیادہ تھی۔ اور نہایت بے شرمی اور بیحیائی کے کام اس میلہ میں ہوتے ہیں۔ افسوس ہو کہ ایسے مہذب عہد میں بھی انسے تہذیب اور شایستگی کوسوں دور ہو۔ مردوں کو لازم ہو کہ مستورات کو ایسے میلوں میں جانیکی اجازت نہ دیں۔ لیکن افسوس یہہ ہو کہ ہندو مسلمانوں کے جتنے میلے اس ملک میں ہوتے ہیں مذہبی متصور ہونیکی وجہہ سے اُنمیں مردوں اور عورتوں کو شامل ہونا موجب ثواب سمجھا جاتا ہو +

لاہور میں ایک بھاری مقدمہ فیصل ہوا ہو جس سے معلوم ہوا کہ کئی لوگوں نے پیشہ اختیار کر رکھا ہو کہ لڑکیوں کو اودھر اودھر سے چوری کرکے لاتے ہیں اور سندھ کیطرف لیجاکر زمینداروں کے ہاتھ غلاموں کیطرح فروخت کر ڈالتے ہیں۔ اس جرم میں عطر سنگھ کو ۱۱ سال قید اور دو سو روپیہ جرمانہ ہوا اور رام سنگھ اور گوردت سنگھ کو سات سات سال قید ہوئی دو اَور مجرم تھے جو دو دو سال قید کئے گئے۔ معلوم ہوتا ہو کہ اس سازش میں سیالکوٹ کا ریلوے کنسٹیبل جیون سنگھ بھی شامل تھا وہ اِدھر اُدھر سے لڑکیاں عورتیں پکڑ کر اس فرقہ کے پاس بھیجدیتا تھا اور یہ لوگ اُنکو علاقہ جات روڑی سکھر حیدرآباد میں لیجاکر بیچ ڈالتے تھے کنسٹیبل کی گرفتاری کو وارنٹ جاری ہوا تو وہ روپوش ہوگیا تلاش درپیش ہو +

صاحب وکٹوریہ پیپر لکھتے ہیں کہ مسٹر وار برٹن کیطرف سے جو مقدمہ ٹریبون کے نام دائر ہوگا اُسکے اخراجات خود صاحب ممدوح اپنی گرہ سے ادا کرینگے۔ گورنمنٹ کچھ امداد نہ کریگی۔ وہی صاحب لکھتے ہیں کہ ایک پولیس افسر کی رائے ہو کہ اس مقدمہ کی امداد میں تمام عہدہ داران وافسران وملازمان سررشتہ پولیس کا فرض ہو کہ ایک ایک دن کی تنخواہ مسٹر وار برٹن کی امداد میں دے ڈالیں +

تھوڑا عرصہ ہوا کہ کلکتہ میں ایک لیڈی بنام مسز س لانیگن اپنے شوہر کے ساتھ بازار کو گئی اور گود میں بچّہ تھا اور سو روپیہ کا نوٹ اور کچھ کم دام کے نوٹ اور تیس روپیہ نقد اُنکے پاس ایک بٹوہ میں تھے جب لڑکا رونے لگا تو ماں نے اُسے بہلانیکو بٹوہ دیدیا تھوڑے دیر میں لڑکے نے بٹوہ گرا دیا تلاش کیا لیکن پتہ نہ ملا۔ یہہ بٹوہ ایک نوکر نے بازار میں اُٹھا لیا اور سپرنٹنڈنٹ بازار کے حوالہ کیا کہ جسکا ہو اُسکو دیا جائے

کوئی شے گم نہ ہوئی۔ مسٹر لانیگٹن نے اُس شخص کو پانچ روپیہ انعام دیا +

دینا نگر ضلع گورداسپور کے ایک قاضی صاحب غلام محمد نامی ہندوؤں کے مندر دیوی دوارہ سے ایک ننگی مورت دیوی کی اپنے گھر اُٹھا لائے اور دو ماہ تک اس سے مصالحہ وغیرہ پیتے رہے کسیکو کچھ خبر نہ ہوئی۔ اب گھر کی رازداری سے اُنکے بہنوئی نے یہہ راز فاش کر دیا اور پولیس میں اطلاع ہونے پر اُنکے گھر کی تلاشی میں وہ دیوی کی مورت نکل آئی۔ مقدمہ چالان عدالت ہو گیا ہے۔ مگر ملزم مخبوط الحواس سنا جاتا ہے۔ اگر قاضی صاحب کا بہنوئی مخبری نہ کرتا تو نہ معلوم دیوی کو کبتک مصالحہ پینے کی خدمت کرنی پڑتی +

کلکتہ ۱۸ جولائی کنھال میں تین دیسیوں نے جزوی زیورات کیواسطے ایک چھوٹی لڑکی کو ذبح کیا۔ اور اُنکو فروخت کر کے مزہ سے شراب نوشی کی۔ وہ سشن مدناپور میں ملزم قرار پائے۔ ایک کو پھانسی اور دوسرے کو حبس دوام بعبور دریائے شور سزا ہوئی

شہر لاہور کے مختلف حصّوں میں اشتہار چسپان کئے گئے ہیں جنکے مشتہر کا کچھ پتہ نہیں لگتا۔ مضمون اشتہار یہہ ہے کہ "اب پنجاب کے لئے وہ وقت آگیا ہے جبکہ اُسکو دکھانا چاہیے کہ یہہ کس قابل ہے۔ صرف ٹریبیون ہی ایک اخبار ہے جسنے اپنے روز پیدایش سے اپنے آپ کو ملکی فلاح کا شیدا بنا رکھا ہے اور اب عدالت میں گھسیٹا جا رہا ہے۔ بیحرمتی ہماری ہے۔ ایسے موقع پر ہمیں غافل نہیں رہنا چاہیے ہمارا فرض زبان اور عمل سے ہماری ہمدردی کے اظہار کا مقتضی ہے" غالباً یہہ ٹریبیون یا اُسکے کسی ہم مشرب کی کارروائی ہے۔ پنجاب ایسا نادان نہیں جو ایسی دھوکے بازیوں کے اشتہاروں پر عمل کرے +

ایک تحریر سے معلوم ہوا کہ موضع جس گڈھ تحصیل سانپلہ ضلع رہتک میں عرصہ ایک ہفتہ کا گذرا کہ ایک لڑکا مُدرس اوّل کے لئے قدرے شیر گرم کرتا تھا کسی لڑکے نے اُس شیر میں سم الفار ملا دیا۔ بعد ازاں مُدرس صاحب نے اُسکو نوشجان فرمایا تو کچھ بدمزہ معلوم دیا۔ تھوڑا سا باقی چھوڑ دیا۔ وہ ۲ دو بیٹیوں کو پلایا۔ بعد ایک گھنٹہ کے دونوں بیٹیاں مر گئیں۔ اور تین چار گھنٹے کے بعد مولوی صاحب نے بھی ملک بقا کی راہ لی +

دہلی میں جو کوتوالی و حوالات میں پتھر پڑا کرتے تھے اُنکا سُراغ مل گیا ہے۔ یہہ گارڈ کے تین سپاہیوں کی کارستانی ثابت ہوئی ہے جنکی گارڈ کے سارجنٹ کے ساتھ عداوت تھی اور اُنکو اُمید تھی کہ اس عملی مذاق کے بانیوں کا سُراغ نہ لگنے پر اسکو تبدیل کرا دینگے۔ مگر خود گرفتار ہو گئے +

صاحب کوہ نور لکھتے ہیں کہ اسطرح ہمیں ایک معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ قریباً ڈیڑھ ماہ سے لاہور کے گذر وچھوالی کوچہ گھنڈاراں میں رات کے وقت اسقدر سنگین اینٹیں پڑتی ہیں کہ خدانخواستہ اگر ایک بھی کسی کے سر میں لگ جائے تو ناگہانی خون ہو جائے۔ ہم حیران ہیں کہ کیوں مقامی افسروں کو ابتک اسطرف توجہ نہیں ہوئی۔ اگر واقعی خبر صحیح ہے تو ضرور اس شیطنت کے بانیوں کا سراغ لگا کر اُنکو اُنکے کیفر کردار کی پاداش دینی چاہیے +

کوہ نور کے نامہ نگار جھجری لکھتے ہیں۔ کہ آریہ سماجیوں کے ہم خیال چند آدمی اس شہر میں بھی ہو گئے ہیں۔ دو تین بار آریہ لوگ محلہ باڑی میں جمع ہوئے ابھی یہہ لوگ تھوڑے ہیں اگر ہوائے زمانہ کو موافق دیکھ کر زیادہ ہوئے تو شہر میں پھوٹ پڑنے کا اندیشہ ہے۔ لیکن ابھی یہہ لوگ کچے آریہ ہیں کُھلا کُھلی اپنے کو ظاہر نہیں کرتے۔ سنسکرت دان انمیں کوئی نہیں ہے۔ دو تین صرف تھوڑی سی انگریزی اور نیم تر سی اُردو جانتے ہیں۔ دو ایک صرف اس غرض سے آریہ بنے ہیں "تاکہ مشہور ہوں ہزاروں میں ۲ ہم بھی ہوں پانچویں سواروں میں"۔ اگر انہوں نے کچھ نشو نما پایا اور نخل مراد پھل لایا تو ہم ان کا حال آئندہ لکھینگے

قیصر الاخبار ۱۹ جولائی لکھتا ہے کہ مولوی اولاد حسین ساکن حسین آباد اپنے وطن کو جاتے تھے راستہ میں اُنکو پیاس لگی ایک چھوٹی ندی جوہڑی پر گئے اور ہاتھوں سے اسکا پانی پھیلایا۔ تین چار مکھیاں پانی پی رہی تھیں اُنکو ناگوار گذرا اور وہاں سے فوراً اُڑیں اور تھوڑی دیر میں ایک مکھیوں کی فوج موجود ہو گئی اور مولوی صاحب کو ڈنک مارنا شروع کیا۔ بیچارے مولوی صاحب گھبرا گئے۔ نوکر ڈر کے مارے پاس نہ آئے مولوی صاحب گھر کی طرف بھاگے اور مکھیاں تمام راستہ ڈنک مارتی رہیں۔ آخر حسین آباد پہنچکر مولوی صاحب عالم جاوید کو راہی ہو گئے +

پہلی جماعت جو ڈاکٹر مینیکوسٹ صاحب کے ہمراہ ہندوستان کو آنیوالی ہے اُسمیں لارڈ کینیرڈ صاحب اور اُنکی دو بہنیں شامل ہیں۔ جب یہہ ہندوستان میں پہنچ جائینگے تو دوسرے لوگ پیچھے سے آوینگے اُمید ہے کہ ایک ہی وقت میں ہندوستان کے مختلف شہروں میں چار یا پانچ گروہ کام کرینگے +

اخبار سنگھ سبھا ۲۲ جولائی اُس سزا کو جو عدالت مجسٹریٹ لاہور سے بعض سرگرم ممبران آریہ سماج کو فحش تحریر بنام کرتوت سادھیوں پر دی گئی ناکافی سمجھتا اور لکھتا ہے کہ اہل ہنود اس سزا کو فحش لکھنے کا پورا معاوضہ خیال نہیں کرتے اور اُمید ظاہر کرتا ہے کہ عدالت عالیہ چیف کورٹ ضرور کافی سزا دیگی۔ کیا یہہ واجبی سزا ہے کہ بعد ثبوت جرم فحش نویسی مجرموں پر صرف جرمانہ کیا جائے جسکو وہ دو کوڑی کے برابر نہیں خیال کرتے +

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

مہاراجہ دلیپ سنگھ نے ایک چٹھی میں حضور ملکہ معظمہ سے اپنے افعال سابقہ کی معافی کے لئے درخواست کی ہی۔ دیکھئے کیا جواب ملتا ہی +

پرنس بسمارک علاقہ زنجبار پر انگریزی قبضہ ہونیکے مخالف ہیں اور کہتے ہیں کہ جرمنی نے دھوکھا کھایا انگلستان نے چل دیا +

انگلستان میں موجودہ وزارت کنزرویٹیو کی بہت مخالفت ہو رہی ہی۔ اگر لبرل فریق کامیاب ہوا تو غالباً مسٹر گلیڈسٹون پھر وزیر اعظم مقرر ہونگے +

برلن ۱۷ جولائی۔ جرمن کے جن جنگی افسروں نے گذشتہ اتوار کو پیرس میں فوج کی قواعد کا ملاحظہ کیا ہی بالاتفاق اُس بھاری ترقی کے قایل ہو گئے ہیں جو فرانسیسی فوج نے کی ہی +

پیرس ۱۷ جولائی۔ تین روز گذرے ہیں کہ مہاراجہ دلیپ سنگھ کو یہاں فالج ہو گیا تھا اور بحالت غشی پڑے ہیں۔ ڈاکٹروں نے اُمید صحت ظاہر کی ہی +

انگلستان میں خیال گذرا کہ فوجی طاقت ضرورت عالمگیر کے لئے کافی نہیں لہذا تجویز ہی کہ وہاں بھی فوجی خدمت تمام باشندوں کے لئے لازمی کیجائے +

چیلی میں لوگوں نے بلوہ کیا۔ پولیس نے بندقوں سے چالیس آدمی قتل کئے +

انگلستان کی ایک دولتمند لیڈی نے ایک گھوڑی چار لاکھ روپیہ میں خریدی۔ اور جبکہ ایک روز ٹٹی پھاندتے ہوئے اُسکی کمر ٹوٹ گئی تو لیڈی صاحبہ نے اُسکو گولی ماردی +

سُنا گیا کہ ایک یورپین صاحب لارڈ ڈفرن کے اُن سپیچوں کی جو ہندمیں دی گئیں کتاب شایع کرنیکا ارادہ کرتے ہیں +

ڈیوک آف کناٹ اپنے قیام ہندوستان پر ایک کتاب لکھ رہے ہیں جو شایع ہوگی اسمیں حضور ڈچز صاحبہ کی کھنچی ہوئی تصویریں بھی دیجائینگی جو یہاں کے مختلف نظارہ کی کیفیت ظاہر کرینگی +

گورنمنٹ ہند نے اِس قانون کو منظور کر لیا کہ اگر کسی شخص کو بوجہ مبتلا ہونے امراض متعدی کے حدود چھاؤنی سے خارج کیا جاوے اور وہ بلا اجازت کنٹونمنٹ مجسٹریٹ حدود چھاؤنی میں پھر داخل ہو تو پچاس روپیہ جرمانہ یا آٹھ روز قید کی سزا دیجائے +

قسطنطنیہ ۱۲ جولائی گورنمنٹ بلگیریا کے دباؤ سے سلطان نے ایک فرمان جاری کیا ہی جسکی رو سے بلگیریا کے تین پادری صاحبوں کو صوبہ مقدونیا میں جانیکی اجازت ہوئی ہی +

سکاٹ لینڈ میں ایک ایسی کل ایجاد ہوئی ہی کہ اُسکے ذریعہ سے ایک دفعہ میں ۲ گایوں کا دودھ دوہا جا سکتا ہی +

چرچ مشنری سوسیٹی کے نئے انتخاب شدہ وایس پریزیڈنٹ لارڈ ربے سر رچرڈ ٹمپل اور مسٹر یوپیئن صاحبان ہیں +

زنجبار میں ایک ہسپتال تعمیر کرنیکے لئے برلن ایونجلیکل مشنری سوسیٹی کو شہنشاہ ولیم نے ۲۰۰۰ مارک (ایک سکہ) عطا فرمائے ہیں +

ہوڑا (کلکتہ) کے ڈپٹی مجسٹریٹ صاحب نے ایک ہندو طالب العلم کو تین پیسے کے قیمتی پھول چُرانے پر پانچ برس قید کی سزا دی +

گورنمنٹ ہند کا ارادہ ہی کہ امتحاناً ہر ایک پریسیڈنسی میں پچیس سپاہیوں کو تار برقی کا کام سکھایا جاوے۔ اُمیدوار اس قابل ہوں کہ انگریزی بخوبی لکھ پڑھ سکیں +

الہ آباد میں گرجا کے گھنٹے بجنے پر مسلمانوں نے بڑا فساد کیا۔ گرجا کے اندر گھس گئے اور توڑ ڈالنے کی دھمکی دی۔ پولیس نے اُنکو گرفتار کیا۔ مقدمہ اجلاس میں ہی +

مقام کرد سے آٹھ ہندو لڑکیاں جنکی شادی ہو گئی تھی بھاگ گئیں اُنکے شوہر تلاشی پھرتے ہیں لیکن ہنوز پتہ نہیں لگا کہ کہاں گئیں +

ناگپور اور جبلپور کے پاگل خانوں کے سپرنٹنڈنٹوں نے رپورٹ کی ہی کہ وہاں کے مریضوں کے فتور دماغ کی وجہ گانجہ نوشی ہی +

پٹیالہ میں انتظام پولیس کے خلاف بہت شور مچا ہی۔ چوریوں کی کثرت ہو رہی رعایا تنگ بیان کیگئی مشکل یہ ہی کہ پتہ نہیں لگتا +

حیدر آباد دکن میں چوری کا مال لینے کی علت میں ۲۵ صراف گرفتار ہوئے ہیں۔ اس ریاست میں منی آرڈر کا طریقہ جاری ہونیوالا ہی +

۳۰ جون کو مری میں چند مسلمان قصائیوں اور بنیوں میں تکرار ہوئی چار شخصوں کے سخت ضرب آئی۔ اگر اسوقت پولیس انسپکٹر موقع پر نہ پہنچتے تو ضرور کوئی خون ہو جاتا +

چند روز گذرے سیالدہ میں تین ہندو ایک گائے کی چوری میں گرفتار ہوئے جسکو انہوں نے اس وجہ سے گھر میں جبراً باندھ رکھی تھی کہ اُسکا مالک اُسکو ذبح کرنا چاہتا تھا +

موضع بامنولہ علاقہ جھجر میں ایک ہندو جاٹ نے اپنی زمین اور نقد و جنس جو کچھ اُسکے پاس تھا عین گرہن آفتاب کیوقت دان کر دیا اور طرفہ تر یہ کہ اپنی عورت بھی دان میں برہمن کو بخش دی +

بہاولپور میں ایک عورت کو عمر بھر کالے پانی کی سزا ملی۔ اسنے ایک شخص پیارے لعل کی لڑکی کو مار ڈالا تھا +

کانپور سے جو ریل فرخ آباد کو چھوٹی تو کاکا دیوت
ایک بہری بڑھیا جو گنگا اشنان کے لئے مجبور کو
جاتی تھی ریل کی پٹڑی پر بیٹھتے ہی چکنا چور ہو گئی +
کرنیل گنج ضلع [illegible] کا ایک رہنے والا برہمن اپنی بیاہی بیوی
اور دودھ پیتے بچہ کو چھوڑ کر بھاگ گیا +

بپتسمہ کی خبریں

بمقام رڑکی بتاریخ ۱۳- جولائی ایک نوجوان مسلمان کو پادری ایچ ہاپنر صاحب نے بپتسمہ دیا +

کیلیپنگ مشن واجلنگ میں جنوری ۱۹۰۸ء سے ابتک بانوے ۹۲ آدمیوں نے بپتسمہ پایا +

بمقام پہلی بہیت ۷- جولائی پادری سی۔ ایل پیر صاحب نے ایک جوان کاتیھہ کو بپتسمہ دیا +

بمقام رمضان پور ۱۴- جولائی پادری جیمز چاٹرن صاحب نے چار مردوں ایک عورت اور ایک لڑکے کو بپتسمہ دیا +

بمقام سنکری ۲۴- جولائی پادری جیمز چاٹرن صاحب نے ایک مرد دو عورتوں اور ایک لڑکے کو بپتسمہ دیا +

بمقام امیر ۲- جون ایک شخص نام احسان مسیح کی نو عمر کو بپتسمہ دیا +

رپورٹ پیدایش واموات

پیدایش	فوت
۴۰	۲۰

سرکاری خبریں

مسٹر مرک صاحب کے رخصت سے واپس آنے پر کپتان ایچ۔ ای۔ ڈین صاحب قایمقام ڈپٹی کمشنر بجائے کپتان ایچ۔ پی۔ پی۔ لی صاحب کی جو دو ماہ ۱۱ یوم کی رخصت رعایتی پر جاتے ہیں کوہاٹ کو اسی عہدہ پر تبدیل ہو گئے +

لفٹنٹ ایف۔ بی ینگ صاحب قایم مقام ڈپٹی کمشنر حصار مسٹر اے ایڈرسن صاحب سے سبکدوش کئے جانے پر اسی عہدہ پر گوجرانوالہ کو تبدیل ہو گئے +

برگیڈیر سرجن ڈبلیو سنٹر صاحب سول سرجن لاہور کو ۷۳ یوم کی رخصت رعایتی از ابتداے ۵- جولائی سنہ ۱۹۰۹ء عطا ہوئی ہے۔ سرجن میجر جی انیل صاحب سول سرجن فیروزپور بجائے ڈاکٹر سنٹر صاحب کے کام کرینگے +

مخمس‡ - الفریڈ جارج فسک

بر غزل حضرت سفیر

کرتی نہیں باتیں مجھے تاثیر کسیکی
سنتا ہی نہیں یہہ دل دلگیر کسیکی
دکھلاتا ہے کیا مانی بے پیر کسیکی
ہے صفحۂ دل پر میرے تحریر کسیکی
آنکھوں میں میرے پھرتی ہے تصویر کسیکی

حاکم وہی ہوگا میری فریادرسی کا
دن رات زباں پر ہے میرے نام اسیکا
روتا ہوں گناہوں سے نہیں کام ہنسی کا
یہہ ہیچ ہے خورشید سلامی ہر کسی کا
تسلیم کو خم ہے فلک پیر کسیکی

زندہ رہا دنیا میں کوئی حیوان نہ انسان
باقی نہ رہا نام ونشاں حسن وذیشاں
لیکن دوبارہ تیرے دن آٹھا وہ بیجان
مانوس ہیں گفتار مسیحا سے میرے کان
خاطر میں نہیں لاینگے تقریر کسیکی

وہ راہ نجات اس نے ہمیں صاف بتادی
بس آئینۂ دل کو صفا اور جلا دی
ہستا دہر ایک پھرتا ہو کرتا یہہ منادی
ہم کو مرض موت سے عیسیٰ نے شفادی
ہرگز نہ موثر ہوئی تدبیر کسیکی

بس دور کیا دل سے ہر ایک حسرت دل کو
آرام دوبالا ہوا پھر فرحت دل کو
مرتبہ دوچند ملا حشمت دل کو
اس نے ہی کیا قطع سر نخوت دل کو
کاٹ ایسی نہ کرسکتی ہے شمشیر کسیکی

گو قید میں عصیاں کے رہا اپنی عمر بھر
ہر ہیتہ کی طرح گاڑی کے کھاتا ہوا چکر
ہر جسے دھراسر کو مسیحی کے قدم پر
آزاد کیا خون مسیحا نے سراسر
کیوں آگے کو ہم پہنینگے زنجیر کسیکی

ایسا ٹھکانا چھوڑ جو موہوم چلا جائے
کرتا تلاش منہ سے تاڑ و پھلا جائے
مالیہ سرکار سے جو گھوم چلا جائے
تیرے در بخشش سے جو محروم چلا جائے
شامت ہے اسکی نہیں تقصیر کسیکی

جڑ پیڑ سے آخر کو ہلا دیتی ہے سب کو
یہہ جام فنا دم میں پلا دیتی ہے سب کو
پیچیدہ اجل رستہ بتا دیتی ہے سب کو
گرتی ہوئی بابل یہ ندا دیتی ہے سب کو
قایم نہیں اس دہر میں تعمیر کسیکی

وہ رنج ومحن اور رقربانئے عیسیٰ -
تھا حکم یوں ہی اس کو تو ربانئے عیسیٰ -
مداح ہے یہہ فسک بھی حقانئے عیسیٰ
منصب ہو سفیر اپنا غزل خوانئے عیسیٰ
کرنے برابر ہوئی توقیر کسیکی

‡ ہم نے اس مخمس کو پہلا غلط مصنف کے نام سے درج کر دیا تھا

روئداد جلسہ معمولی میونسپل کمیٹی لودیانہ

نمبر ۴ رپورٹ سب کمیٹی باغ نسبت خرید بھوسہ برائے ڈنگروان صفائی و باغ تعدادی ساہ روپیہ تجویز ہوئی کہ زیر نگرانی سید سردار علی صاحب خرید کیا جانا بھوسہ کا منظور کیا جاوے +

نمبر ۵ رپورٹ سب کمیٹی باغ کہ میونسپل باغ میں کام آبپاشی زیادہ ہو اور صرف دو جوڑی ڈنگروان ہیں ایک جوڑی دو ماہ کے لئے رکھہ لیجاوے عسہ ماہوار خرچ اور پڑیگا — تجویز ہوئی کہ ایک جوڑی بیل بجائے کرایہ کے خرید لیجاویگی +

نمبر ۶ رپورٹ صاحب سیول سرجین بحوالہ رزولیوشن نمبر ۱۷ مورخہ ۱۸ - مارچ سنہ ۹۰ مشعر اسکے کہ ماسٹر شبو جیرام کو لجا رخنہ بری ہو جو متعدی نہیں مورثی ہی تجویز ہوئی کہ ہیلتہ آفیسر صاحب مضمون رپورٹ صاحب سول سرجن سے اطلاع دیجاوے +

نمبر ۷ رپورٹ سب کمیٹی باغ مشعر نیلام کرنے ٹھیکہ زمین متصل چاہ سر دو واسطے دوکانات غلہ وغیرہ بمقابلہ عہ روپیہ بابت چھہ دوکانات کے تجویز ہوئی کہ نیلام ٹھیکہ کا منظور کیا جاوے لیکن سڑک پر چوکی موڑہ وغیرہ نہ لگاویں داروغہ صفائی نگرانی رکھے +

نمبر ۸ تحریر جناب صاحب سول سرجن بہادر فہری روبکار میونسپل کمیٹی لودیانہ مشعر اسکے کہ اگر مالی باغیچہ شفاخانہ کا رکھنا میونسپل منظور نہیں کرتی تو صرف ہے ماہوار دینا منظور کرے باقی عہ دسترکٹ فنڈ سے لیجاویگی اور خرچ متفرق کنٹنجنٹ بل میں ڈالا جاویگا جو میونسپل اور دسترکٹ فنڈ میں پڑتا ہی - تجویز ہوئی کہ دیا جانا ہے ماہوار کا یکم مئی سنہ ۹۰ سے منظور کیا جاوے -

نمبر ۹ رزولیوشن ۱/۴ میونسپل لودیانہ مورخہ ۱۸ - مارچ سنہ ۹۰ معہ تخمینہ تیاری کوٹھری مال مردہ ہائے لاوارث تخمینہ لہ تجویز ہوئی کہ اسٹمٹ لہ کا منظور کیا جاوے +

نمبر ۱۰ رپورٹ صاحب وائس پریزیڈنٹ بحوالہ رزولیوشن نمبر ۲ مورخہ ۳ - ستمبر سنہ ۸۹ء مشعر اسکے کہ مطالبہ زر باقیا ذمہ محمد پناہ و سابق ٹھیکہ دار یکہ خانہ زیر دفعہ ۱۷۲ ایکٹ ۲۰ - سنہ ۸۴ آسکتا ہی و درخواست محمد پناہ بدیں مضمون کہ چونکہ مجھے فیس گھاس کے لینے سے روکا گیا تھا اسوجہہ سے مجھے بہت نقصان پہنچا مجھے اسکی بابت کچھہ معافی ہونی چاہئے - کثرت رائے سے تجویز ہوئی کہ بحساب عسہ ماہوار بابت معافی فیس گھاس کی پوری دیکر باقی زر بقایا ٹھیکہ دار سے وصول کیا جاوے +

نمبر ۱۱ رپورٹ میونسپل تحصیلدار چونگی مشعر نیلام کرنے ٹھیکہ زمین یکہ خانہ جسقدر کہ اب موجود ہی بمقابلہ عہ ماہوار بابت سنہ ۹۰ و ۹۱ تجویز ہوئی کہ نیلام منظور کیا جاوے +

نمبر ۱۲ درخواست تحصیلدار چونگی کہ جو درخواست ہائے واپسی طبع ہوکر میری معرفت فروخت ہوتے ہیں انکا حساب مجھے رکھنا پڑتا ہی اسکی کمیشن عہ فیصدی حساب سے مجھے ملے - کثرت رائے سے تجویز ہوئی کہ ۱/۴ فیصدی کے حساب سے کمیشن فروخت فارم ہائے واپسی تحصیلدار چونگی کو دیا جاوے کیونکہ وہ ذمہ وار چھپائی وغیرہ +

نمبر ۱۳ رپورٹ سید غلام محمد ممبر حلقہ چھاونی فہری درخواست ہائے شیر علی شاہ وغیرہ بدیں مضمون کہ اگر دروازہ لگانے کی اجازت کے واسطے درخواست گذرے کمیٹی کی اجازت کی ضرورت نہیں ہی جیسا کہ میونسپل مسوال مرسبہ فاٹن صاحب کی دفعہ ۸۸ - ایکٹ ۱۳ سنہ ۸۴ کے قواعد کے نوٹ سے صفحہ ۳۴ درج ہی - تجویز ہوئی کہ لالہ رام چند اس صاحب و سید سردار علی صاحب سب کمیٹی مقرر ہوکر نسبت ان دروازہ جات کے رائے اپنی تحریر فرماویں +

نمبر ۱۴ اکا غذات چنگی روپیہ بسبب ضروری ہونے کے دئے گئے اور اب بمراد منظوری کمیٹی میں پیش ہوئے -

بابت مصارف پیشگی بمد ٹھیکہ -	عہ
بابت خرید کاغذات مصارف چنگی خانہ	ما عہ
بابت خرید ٹکٹ ڈاک	عہ
قیمت رجسٹر ولفافہ جات شفاخانہ آمدہ جیلخانہ لاہور	عہ
بابت تحریر مختارنامہ مقدمہ کرم چند بنام میونسپل کمیٹی لودیانہ دعوی	عہ ۸ - ۴
بابت ڈھلائی اسباب سرکاری از کوٹھی اجرین صاحب	۶
بابت جلد بندی کتب فیل حسب درخواست احمد الدین جلد گر رجسٹر الیسی کلاں - لوکل بہی - قابل یک - جلد بندی ۲ عدد سلم نشانی	۱۲
بابت خرید ماڑا وقبایل منجلہ عہ	۵
بابت خرید ایک درجن سلیٹ معہ لگانے تار کے گوزنمنٹ سیلنٹ مدرسہ جات زنانہ	۹
رجسٹر نقول پروانجات صیغہ صفائی	۱۴
طلبانہ مقدمہ چالانی مسمیان دولو و ہیرا و رمضان جی ایس وفتح وامین وغیرہ حسب رپورٹ داروغہ صفائی	عہ ۱۴
بابت کفن دفن مردہ ہائے لاوارث	عہ ۱
بابت خرید کتاب اکسیر ہدایت	عہ ۴
تیاری جھنڈی توپ قلع	۴
بابت خرید کتب وغیرہ سامان محلہ موچپورہ	عہ
مفصلار خرید رسالہ بذریعہ چٹھی انگریزی برائے کتب خانہ -	لعہ
خرید سامان مدرسہ ویٹ گنج	لعہ ۵

جلد بندی جسٹر رائے بک پرائمری سکول لودیانہ ۔۔ ؏

بابت قیمت قواعد پنشن ۔۔ ؏

تجویز ہوئی کہ رقومات خرچ شدہ منظور کیجاویں لیکن نسبت رقم ما ؏ کے آیندہ کو یہہ تجویز ہو کہ ایسی چیزیں بعد منظوری کمیٹی کاغذ خریدی جاویں ما بجوری میں ایک اسٹنٹ خرچ کا غذ و جسٹر و نکا پیش ہوا کرے +

غزل

وہ فرقت میں ہوا اشکباری ہماری
دو آنکھیں دو ابہ ہیں باری ہماری
نتیجہ ہماری سے باری ہماری
رہے سبز اوابن باری ہماری
وہ صورت پیاری پیاری تمہاری
پھری آنکھ میں رات ساری ہماری
بڑی حد سے ہو انتظاری تمہاری
کہ پتھرا ہوئی آنکھ عاری ہماری
دکھا دے جو صورت وہ باری تمہاری
تو مٹ جائے حسرت یہ ساری ہماری
ہمیں یاد ہو خوں فشاری تمہاری
وہ خاطر تھی پر جاں نثاری ہماری
نہ بھولے کبھی یادگاری تمہاری
بسر یاد میں ہو تمہاری ہماری
نہ فرماں بری کی ہو باری تمہاری
کٹی عمر غفلت میں ساری ہماری
رہے جان ایم۔ ایل پکھاری تمہاری
تمنا ہی ابر باری ہماری

اخبار عام لاہور کا اشتہار

اخبار عام مسلسل سال سے جاری ہو۔ آج کل ہفتہ میں تین بار چھپتا ہو۔ سالانہ قیمت معہ محصول ڈاک مبلغ ؎ (چھہ روپئے) ہو اور بلا محصول ڈاک مبلغ ؏ (تین روپئے) یکم اکتوبر ۱۹۰۹ء سے اس کے انتظام میں ترقی ہوگی ایک "روزانہ اخبار عام" شایع ہوگا۔ اسکی سالانہ قیمت معہ محصول ڈاک (عہ) ہوگی۔ بلا محصول ڈاک (؎) ایک "ہفتہ وار اخبار عام" ہوگا۔ جس میں کل ہفتہ کے پرچوں کے تمام مضامین او خبریں درج ہونگی اسکی سالانہ قیمت معہ محصول ڈاک (؎) ہوگی بلا محصول (للعہ) +

یہہ اشتہار اس غرض سے دیا جاتا ہو کہ آج کل اخبار عام کا نمونہ دیکھنے کا جس صاحب کو شوق ہو۔ وہ اطلاع دیں تو بلا قیمت ایک پرچہ روانہ ہوگا۔ اور آیندہ جس صاحب کو "ہفتہ وار اخبار عام" یا "روزانہ اخبار عام" میں سے جسکی خریداری کا منشا ہو اس سے مطلع فرماویں کہ انکا نام اسی رجسٹر خریداران میں درج کیا جاوے +

راقم
مہتمم اخبار عام لاہور۔

ضرورت

ملتان مشن ہائی سکول کے لئے ایک جونیر انگلو ورنیکولر استاد کی ضرورت ہو تنخواہ فرسٹ گریڈ کے لئے ؏ اور سیکنڈ گریڈ کے لئے عہ ہوگی ترقی کام دیکھنے پر ملیگی درخواستیں بہت جلد سپرنٹنڈنٹ کے پاس آنی چاہئیں +

المشتہر
ولیم کھیم چند سپرنٹنڈنٹ ملتان مشن سکول۔

لودیانہ

بعد انتظار بسیار ۲۱۔ تاریخ کی رات کو بخوبی بارش ہوئی اور پھر پچیس کی رات کو قریب بارہ بجے سے صبح تک لگاتار مینہہ برستا رہا۔ موسم برسات پر ابر آسمان اور سبز زمین نظر کرنے سے ایک خوشنما منظر معلوم ہوتا ہو۔ گرمی کی شدت کم ہوگئی ہو اور شہر میں کسی وبائی مرض کی فی الحال شکایت سننے میں نہیں آئی +

ہم نے گذشتہ پرچہ میں لکھا تھا کہ مولوی محمد صاحب لودیانوی کے نام ایک گمنام خط اخبار قیصری جالندھر میں شایع ہوا جس میں مولوی صاحب ممدوح کو ایک رسالہ موسوم بہ فتاوی العلماء النحاریر کے تصنیف مشتہر کرنیکے لئے جو انہوں نے دربارہ حرمت سننے غنا و سماع کے لکھا ہو اور مولوی ولی محمد صاحب عرف بہ احمد حسن جالندھری سے جو سماع و غنا کے شایق و حامی ہیں دعوی مناظرہ کیا ہو سخت تنبیہہ و تہدید ظاہر کی گئی ہو۔ اسپر مولوی محمد صاحب معہ دو ایک مددگاروں کے جالندھر کو مولوی ولی محمد صاحب سے دربارہ حرمت غنا مباحثہ کرنے کو تشریف لے گئے تھے اور ۲۶ کو لودیانہ میں واپس آ گئے سنتا ہو کہ مولوی ولی محمد صاحب مباحثہ کے لئے آمادہ نہ پائے گئے۔ پس مولوی محمد صاحب اور آنکے ساتھی دو دن جالندھر کی مسجدوں میں درس کرتے پھرے اور بغیر مباحثہ کئے چلے آئے۔ اصل کیفیت تاحال معلوم نہیں ہوا گو کہ سابقے بذریعہ اشتہار مولوی ولی محمد صاحب کی طرف سے اس مباحثہ کے لئے اسقدر گرم و پرجوش دعوت تھی اور جب مولوی محمد صاحب جالندھر میں پہنچے تو کوئی مشتہر کرنے والا نہ ملا۔ اگر مباحثہ ہوتا تو خوب کیفیت رہتی +